نور نامہ

و

دُلہن نامہ

مع

کلمہ نامہ   شمائل نامہ

عہد نامہ ★ دعائے نور

مطبوعہ

گوہر پریس و بکڈپو

ٹرپلیکین ہائی روڈ مدراس ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نور نامۂ خرد

حمد باری تعالیٰ

کروں پہلے میں اسکی حمد و ثنا | کہ قدرت سے اس کی ہے کیا کیا بنا
وہ ہے خالق خلق پروردگار | کہ پیدا کئے جس نے لیل و نہار
اسی کی یہ قدرت ہے شمس و قمر | جو گردش میں رہتے ہیں شام و سحر
ستاروں سے دی زیب افلاک کو | بشر سے منوّر کیا خاک کو
عجب باغ عالم کو بخشی بہار | کھلائے ہر اک رنگ کے گل ہزار
درخت اور گل، برگ و شبنم صبا | اسی کا کریں ذکر صبح و مسا
ہر اک شے جہاں تک کہ موجود ہے | اسی سے ہے پیدا وہ معبود ہے
دگر آب و آتش ہے اور خاک و باد | یہ جتنے ہیں سب اس کے ہیں محو یاد
دلا کر سدا یادِ حق اور بس | کہ اللہ بس اور باقی ہوس

در نعت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کروں یاں سے اب نعتِ احمد رقم | کہ پھولے سماتے نہ شاخِ قلم
محمد ہے سالارِ کل انبیا | کہی جس کی لولاک نے خود ثنا
کیا حق نے پیدا جو اوّل وہ نور | اسی نور سے سب نے پایا ظہور
خدا ان کو پیدا نہ کرتا اگر | نہ ہوتے یہ افلاک و جنّ و بشر
محمد دو عالم کا مطلوب ہے | خدا کے جہاں کا وہ محبوب ہے
درودِ خدا ان کے اوپر مدام | دگر آل و اصحاب سب پر تمام

در بیان کیفیت نور نامہ

بیاں یاں سے حضرت کے ہے نور کا — محمدؐ نبیؐ حق کے منظور کا
روایت صحیح ہے اسی طور سے — سنیں نور نامہ کو سب غور سے
نہیں اس میں کچھ جھوٹ میں نے لکھا — لکھا اس میں سب راست ہے اور بجا
زبانِ عرب میں تھا یہ سب کلام — کیا نظم اردو میں مَیں نے تمام
اگرچہ تھی افصح وہ عربی زباں — ولیکن سمجھ اس کی تھی بس گراں
سمجھ اس کی ہر اک کو دشوار تھی — کہ اردو زباں یاں تو درکار تھی
اسی کے سبب میں نے کر فکر و غور — لکھا نور نامہ کو اردو کے طور
پڑھے گا جو اس کو تو ہوگا ثواب — سنے اس کو جو دل سے ہو کامیاب
حقیقت ہے اس میں لکھی نور کی — محمدؐ نبی حق کے منظور کی
یقیں اس پہ لائے جو کوئی تمام — تو جنت میں پاوے گا عالی مقام
نہ لائے گا جو شخص اس پر یقیں — تو ہوگا جہنم میں وہ جاگزیں
سنے جو کوئی اس کو با اعتقاد — کرے مجھکو بھی فاتحہ سے وہ یاد
یہی عرض ہے سن مری قاریا — کہ تو بھی کرے میرے حق میں دعا
دعا ہے کہ یارب انت الغفور — مصنف کو تو بخش دیجو ضرور

در بیان پیدائش نور محمدیؐ

سنو یاں سے اب نور کی ابتدا — روایت صحیح میں ہے یوں ہی لکھا
نبیؐ اور جبریلؑ اک دن تمام — تھے آپس میں بایک دگر ہمکلام
مگر فاطمہؓ بھی تھیں حاضر وہاں — نبی سے کہا یہ کرو تم بیاں
کہ تم ہو بڑے یا کہ ہیں جبرئیلؑ — کہو عمر کی اپنی مجھکو دلیل
نبیؐ نے کہا مجھکو حق نے بڑا — کیا سب خلائق میں ہے برملا
یہ جبریلؑ بولے نبیؐ سے کلام — بڑے ہو تمہیں اے نبیؐ ذوالکرام

ولیکن تو ہوں عمر میں میں بڑا   کہ سن سال میرا ہے تم سے سوا
نبی نے کہا اے اخی جبرئیل   کہو عمر کی اپنی مجھکو دلیل
کہا پھر یہ جبریلؑ نے اے رسولؐ   خدا کی ہو درگاہ میں تم قبول
خدا نے مجھے جب کہ پیدا کیا   سوا ذاتِ حق اور کچھ بھی نہ تھا
مگر مجھ سے بھی آگے اک جگمگا   ستارہ جو تھا حق نے پیدا کیا
میں دیکھا کیا سال ستّر ہزار   کرو تم مری بات کا اعتبار
نبیؐ نے کہا وہ مِرا نور تھا   برس لاکھ و پنجاہ پیدا ہوا
سوا اس سے بھی آگے مرا نور تھا   ستارہ جو دیکھا تھا تم نے بجا
خدا نے کیا پہلے پیدا وہ نور   کیا اپنی قدرت سے اس کا ظہور
نبیؐ نے یہ جبریلؑ سے پھر کہا   کہ سن اب مِرے نور کا ماجرا
مرا نور جس وقت پیدا ہوا   خدا کو اسی وقت سجدہ کیا
یہ فرمان آیا کہ نور نبیؐ   اٹھا سر کو سجدے سے اور کر خوشی
مرا تو تجھی سے تھا مقصد تمام   تجھی سے ہے مطلب تجھی سے ہے کام
محبت سے تیری ہیں پیدا کئے   یہ دریا ہیں دس سب تجھی کو دئے
نبیؐ نے کہا پھر کہ اے جبرئیل   مرے نور کی اور سن تو دلیل
ہوا نور خاموش خلوت گزیں   بحکمِ خدائے زمان و زمیں
نہ تھا آسمان اور نہ تھی تب زمیں   مرا نور تھا اور تھا کچھ نہیں
ہر اک بحر میں سال دس دس ہزار   کئے نور نے سجدے بس بیشمار
کیا حق نے پھر سال ستّر ہزار   مرے نور پر آپ موقوف کار
برس جب کہ معہود گذرے تمام   کہا حق نے پھر نور کو کر خرام
کہ اے نور خلوت سے باہر نکل   جو کچھ میں کہوں اس پہ کر تو عمل
مرے حکم سے اب تو سارا بدن   ہلا دے بس اے نور پاکیزہ تن
لکھی اور راوی نے یوں ہے خبر   بقول نبیؐ پاک خیر البشرؐ
کیا پیدا حق نے پھر اوّل شجر   رکھا نام شجر الیقین معتبر
درخت ایک شاخیں تھیں اسمیں ہزار   نہیں اس میں قدرت کا ہے کچھ شمار

مرا نور پھر حق نے پیدا کیا
کیا نور سے اپنے اس کو جدا

بہت خوب روشن وہ دُر کی مثال
رکھا اس کو پردے میں پھر چند سال

بنائی پھر اک شکل طاؤس کی
شجر پر جگہ اس کے رہنے کو دی

پھر اس نور کا سال ستّر ہزار
رہا اس شجر پر قیام و قرار

وہاں پر مرا نور اتنے برس
رہا حق کی تسبیح میں ہر نفس

ازاں بعد پھر حق نے تخلیق کی
عیاں کی بس اک شکل آئینہ سی

کیا اس کا بھی اس شجر پر مقام
بفرمانِ حق تھا جو اس جا قیام

کیا اس نے منہ سوئے طاؤس جو
وہ آئینہ اس کے ہوا رُو برو

پڑی اس پہ طاؤس کی جو نظر
تو حیراں ہوا آپ کو دیکھ کر

نہایت جو خوب اپنا دیکھا جمال
حیا وہ لگا کرنے اس دم کمال

وہ خوبی کو دیکھ اپنی شرما گیا
کئے پانچ اس وقت سجدے ادا

ہوئی فرض پھر پنج وقتی نماز
نبیؐ اور امت پہ با صد نیاز

خدا نے نظر کی جو پھر نور پر
عرق میں ہوا غرق وہ سر بسر

پھر اس دم جو وہ نور شرما گیا
عرق اس کو سر تا بپا آ گیا

تو جنبش سے قطرے گرے بے شمار
گرے منہ سے اک لاکھ چوبیس ہزار

پیمبر ہوئے ان سے کم یا سوا
شمار ان کا حق آپ ہے جانتا

جو ماتھے سے اس وقت قطرے گرے
وہیں تین سو تیرہ مرسل ہوئے

گرے قطرے لاکھوں ہی جو از وجود
ہوئے سب ملائک وہ ان سے نمود

گرا ایک قطرہ جوں ہی از جبیں
ہوا چشمہ حیواں کا وہ بر زمیں

جو دو چشم سے چار قطرے گرے
وہ چاروں ملائک مقرّر ہوئے

گرے کانوں سے چار قطرے بہم
ہوئے عرش و کرسی و لوح و قلم

جو شانوں سے قطرے گرے چار دگر
ہوئے ان سے پیدا یہ شمس و قمر

گرے پاک بینی سے قطرے جو واں
بہشت اور دوزخ بنی اس سے واں

غرض مظہرِ حق وہی نور ہے
نبیؐ نے کہا آپ مذکور ہے

کہا پھر خدا نے کہ نورِ نبیؐ
اٹھا کر نظر دیکھ تو تو ابھی

کہ پیش اور پس اور یمین و شمال
نظر کیا پڑے تجھ کو اے خوش جمال

نظر کی جو اس نور تے پھر جدھر
تو چاروں طرف نور آیا نظر

کہ آگے بھی نور اور پیچھے بھی نور
وہیں دائیں بائیں تھا اس کا ظہور

وہ تھے چار اصحاب حق کے ولی
ابوبکرؓ فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ

پھر اس نور نے سال ستّر ہزار
پڑھی حق کی تسبیح بس بے شمار

ہوئے پھر تو پیدا سبھی انبیاء
محمّد کے اس نور سے باصفا

جو پھر دیکھا وہ نور بحرِ کرم
تو ارواح پیدا ہوئیں سب بہم

سبھوں کے ہی آیا ہے پھر دھیان ہیں
پڑھا کلمہ طیّب اُسی آن میں

ازاں بعد پھر اپنی قدرت سے جو
کیا حق نے پیدا جو قندیل کو

خدا کی ہے قدرت کا دریا عمیق
کہ قندیل پیدا کیا از عقیق

وہ تھی لعل سے بھی بہت سرخ تر
جو کی حق نے پھر اے اوپر نظر

بظاہر میں دیکھا بہت صاف تھا
اسی طرح باطن میں شفاف تھا

تو پھر حق نے بس دستِ قدرت اٹھا
مُحمّد کی صورت کو پیدا کیا

مگر اس کی اچھی سی صورت نیاز
کہ پڑھتا کھڑا ہو کوئی جوں نماز

کیا پھر تو ارواح نے بھی طواف
وہ صورت محمدؐ کی دیکھی جو صاف

پڑھی سب نے تسبیح پھر لا کلام
برس ایک ہزار اس جگہ پر تمام

کہا پھر خدا نے کہ نور نبیؐ
تری مجھ کو خاطر ہے کرنا سبھی

ترے واسطے میں نے یہ چار چیز
بنائی ہیں اب دیکھ تو اے عزیز

وہ ہے آب و آتش دگر باد و خاک
یہ ہیں نام چاروں کے اے نور پاک

تو کر ان میں سے ایک کو اختیار
کہ تیری نبوّت کروں آشکار

جانا نُور کا قریب پانی کے

جو نور محمّد نے دیکھا وہاں
کہ پانی بہ کبر و غضب ہے رواں

کیا پاس جا کر کے اس کو سلام
علیک السّلام آب بولا تمام

کہا پھر یہ پانی نے اے باصفا | کہ تو کون ہے نام اپنا بتا
کہا نور نے میں ہوں نور خدا | تجھے بھی اسی نے ہے پیدا کیا
کہ ہم تم ہیں دونوں اسی کے غلام | وہ خالق ہمارا ہے بس لا کلام
کہا آب نے پھر کہ دنیا میں تو | کرے گا تو کیا جا کے بتلا نور تو
کہا اس نے جو ہوگی میری مراد | وہی میں کروں گا تو کر اعتماد
کیا نور نے اس سے پھر یہ کلام | کہ بندہ کو کیا اپنے مطلب سے کام
کرے وہ کہ راضی ہو جس میں خدا | کہ خالق ہے وہ اور ہے رہنما
تو عیب اپنے کو دیکھ اور کر نظر | کہ کیا عیب ہیں تجھ میں اور کیا ہنر
کہا اس نے پھر عیب ہے مجھ میں کیا | اگر عیب ہے تو مجھے دے بتا
دیا نور نے اس کا پھر یہ جواب | بفرمانِ حق اس کو بس باصواب
کہ بندوں کو پیدا کرے گا خدا | نجاست وہ ڈالیں گے تجھ میں سدا
ہوا پھر کرے گی تجھے پاک سب | کہ پاکی کا تیری یہی ہے سبب
کہی آب نے نور سے پھر یہ بات | مگر تو ہی بے عیب ہے پاک ذات
یہ سن اس سے پھر نور نے یہ کہا | کہ اک پاک بے عیب ہے وہ خدا
کہ بندہ تو پُر عیب ہے سر بسر | سزاوارِ پاکی وہی ہے مگر
وہ ایمان لایا یہ سُنکر جواب | شہادت کا کلمہ پڑھا پھر شتاب
کیا آب نے بندگی کو قبول | کہ بے شک خدا کا محمدؐ رسول

جانا نور کا قریب ہوا کے

ہوا نور پھر باد سے ہم کلام | کہ کہہ باد تو اپنا مقصد تمام
کرے گی تو دنیا میں کہہ کام کیا | کہا اس نے جو ہوگی میری رضا
جواب اس کو پھر نور نے یہ دیا | کہ خالق نے ہے تجھکو پیدا کیا
تجھے بندگی چاہیے لا کلام | نہیں اپنی مرضی پہ کرنا ہے کام
تو اپنے تئیں دیکھ تو اک ذرا | کہ کیا عیب ہیں تجھ میں سرتاپا

کہا باد نے مجھکو دے تو بتا
جو کچھ عیب ہے مجھ میں اے خوش لقا

یہ سن اس سے پھر نور نے یہ کہا
گریزاں ہے تو ہر طرف اے ہوا

کہ ہرگز کسی کو نہ آئے نظر
قدم رکھے تو اس قدر تیز تر

کہا اس نے پھر نور کو دیکھ کر
کہ اے نور بے عیب ہے تو مگر

کہا نور نے بندے ہیں عیب ناک
کہ ہر عیب سے ہے خدا ایک پاک

کیا باد نے پھر تو ایماں قبول
پکارے خدا اور محمدؐ رسول

جانا نُور کا قریب آگ کے

وہاں سے جو پھر نور آگے بڑھا
تو آتش سے اکر بخوبی ملا

کہا آگ سے پھر تو کہہ اپنا کام
کہ دنیا میں تو کیا کرے گی مدام

بہت تجھ میں دیکھا ہے کبر و غرور
تجھے اپنا مطلب ہے کہنا ضرور

کہا آگ نے یہ کہ نورِ نبیؐ
جو کچھ مجھکو بھاوے کروں میں وہی

کیا نور نے اس سے پھر یہ کلام
کہ بندے کو کیا اپنی مرضی سے کام

کرے وہ کہ راضی ہو جس سے خدا
کہ خالق وہی ہے وہی رہنما

ذرا عیب کو اپنے تو دیکھ تو
کہ قدر اس کی بس تجھکو معلوم ہو

کہا اس نے پھر مجھ میں کیا ہے قصور
بتا مجھکو تو اے محمدؐ کے نور

کہا آب تو ہے کشندہ ترا
اور ہے تیری قوت دہندہ ہوا

کہا آگ نے پھر کہ اے پاک نور
مگر تو ہی بے عیب ہے بالضرور

کہا آگ نے بندہ ہے پُر گناہ
کہ ہر عیب سے پاک ہے وہ الٰہ

کہا ہے خدا وحدہٗ لا شریک
محمدؐ رسول ؛ سکا بس ہے تو ٹھیک

جانا نُور کا قریب خاک کے

ہوا نُور واں سے جو آگے رواں
جہاں خاک تھی جاکے پہونچا وہاں

کہ تھی عجز اور انکساری میں وہ — سراسر تھی بس خاکساری میں وہ
کیا نور نے پہلے جاکر سلام — کہا اس نے یہ ہی بخوبی تمام
کہ اے نور خوش آمدی مرحبا — علیک السلام اے حبیبؐ خدا
ہوئے نور اور خاک یہ ہمکلام — کہا نور نے پھر بصد احترام
کہ اے خاک دنیا میں پروردگار — کرے اپنے بندوں کو جب آشکار
کرے گی تو کیا کام بتلا وہاں — مجھے دے بتا اس کا نام و نشاں
کہا اس نے میں کیا ہوں ناچیز خاک — کہ عاجز ہوں اور سربسر عیب ناک
کروں میں وہی ہو جو حق کی رضا — نہیں اور مقصد مرا دوسرا
شہادت کا کلمہ پڑھا پھر پکار — کہ معبود بے شک ہے پروردگار
لیا نور نے پھر گلے سے لگا — بغل گیر ہو کر ملا اور کہا
کہ میں نے کیا تجھکو اب اختیار — بہت تجھ میں ہے عجز اور انکسار
کیا میں نے دل سے تجھے اب قبول — کہ ہو میرا مقصد تجھ ہی سے حصول
کہا ہے نبیؐ نے یہ برحق کلام — سنو گوش دل سے تم اسکو تمام
جہاں تک کہ جو آدمی زاد ہیں — ان ہی چار عنصر کی بنیاد ہیں
کوئی آتشی کوئی آبی بنے — کوئی خاکی اور کوئی بادی بنے
جو بادی ہیں کرتے ہیں کبر و منی — اور آبی جواں مرد ہیں ہمتی
جو ہیں آتشی طبع وہ ہیں بخیل — مروت کی ان میں نہیں قال و قیل
مگر ہیں جو خاکی وہ مسکین ہیں — فقیر اور عاجز ہیں بے کین ہیں

دربیان فوائد و خاصیت اسناد نور نامہ

نبیؐ نے کہا ہے سنو تم بدل — نہ مانے جو کوئی تو ہوگا خجل
میرا نور نامہ جو کوئی پڑھے — سنے یا اسے اپنے گھر میں دھرے
خدا اس کو دے گا ثواب عظیم — گنہ اس کے سب بخش دیگا کریم
رہے گا وہ دنیا میں با آبرو — نہ سختی زمانہ کی دیکھے کبھو

بلاؤں سے وہ گھر رہے در اماں
نہ آتش سے پہنچے اسے کچھ خلل
جو لاوے گا اس پر کوئی اعتقاد
یہ ہے نور نامہ مرے نور کا
پڑھے جمعہ کی شب جو اسکو سدا
پڑھے یا سنے کوئی جمعہ کی رات
کرے گا خدا اس کو جنّت نصیب
نہ آئے کبھی اس پہ سال گراں
گنہ اسکے اور اس کے ماں باپ کے
اگر جمعہ کی شب پڑھے غور سے
کہ تو مجھکو پڑھکر سنا دے تمام
خدا اس کو جنت میں دے گا مقام
سنیں گے بہم ہو کے جو مسلمیں
کرے گا خدا سب کو رحمت سے شاد
بلا اور آفت سے ہو در اماں
ملے قحط و لرزے سے اسکو پناہ
اگر زحمتی پر اسے دم کرے
جو علّت وجودی سے بیمار ہو
و یا باؤ گولے کا ہوئے مرض
و یا اس کو ہو صرع اندر دماغ
پڑھے نور نامہ کو با اعتقاد
اسی طرح ایک ہفتہ پیہم کرے
یقیں ہے کہ صحت وہ پاوے تمام
جو سرسام برسام ہو وے اگر
مرض ہو برص کا و یا ہو جذام

کہ جس گھر میں ہو نور نامہ وہاں
نہ غرقاب پانی میں ہو وہ محل
خدا اس کی حاصل کرے گا مراد
تمھیں اس کی تعظیم ہے لانا بجا
قبولے خدا جو کہ مانگے دعا
وہ دوزخ سے پاویگا آخر نجات
سدا وہ رہے گا بہ رحمت قریب
رہے سختیٔ نزع سے در اماں
خدا سے ہے امید جو بخش دے
جو پڑھنا نہ جانے کہے اور سے
وہ پڑھکر اسے بس کرے شاد کام
بر آئیں گے سب دین و دنیا کے کام
جو ہیں اہل دیں اور اہل یقیں
بر آئیں گی سب کے دلوں کی مراد
کرے نور نامہ کو جو حرز جاں
رہے تندرست اور نہ ہووے تباہ
یقیں ہے کہ فی الحال بے غم کرے
تپ دق ہو یا اور آزار ہو
و یا باؤ قولنج ہو الغرض
و یا ہو کسی طرح کا اس کو داغ
وضو کر کے ہو قبلہ رو بامداد
پڑھے نور نامہ کو اور دم کرے
مرض اس کا سب دور ہو لا کلام
و یا ہو شقیقہ کہ دوران سر
پڑھے نور نامہ کو اس پر تمام

شفا ہووے کامل بفضلِ خدا
کہ ہر رنج و زحمت کی ہے یہ دوا

کرے وِرد اس کو جو دن رات کا
نہ محتاج ہو وہ کسی بات کا

خدا نے کہا ہے کہ ہوں میں مجیب
ہر اک رنج و علّت کا شافی طبیب

کرے گا مرے نور کی جو ثنا
ہر اک درد سے اس کو دوں گا شفا

تعریف و توصیفِ نبی کریم ﷺ یعنی شمائلِ نبوی ﷺ

صفت میں نبی کی کروں کیا ادا
کہ سر تا بپا جسم تھا نور کا

وہ سر تھا مبارک جو برکت کے ساتھ
خدا نے بنایا تھا حکمت کے ساتھ

وہ آنکھیں تھیں ان کی بشرم و حیا
وہ لب حق کی تسبیح میں رہتے سدا

وہ بینیٔ اطہر تھی عنبر سرشت
معطّر ہے اب جس سے باغ بہشت

وہ گوش مبارک تھے عنبر سے پُر
وہ دندانِ روشن تھے جنّت کے دُر

زباں ان کی گویا تھی از ذکرِ حق
دہن ان کا تھا نور کا اک طبق

وہ دو ہاتھ تھے ان کے پُر از سخا
دو بازو تھے قوّت میں لا انتہا

وہ سینہ مبارک تھا پُر از صفا
کہ یاقوتِ جنّت سے تھا وہ بنا

کمر ان کی باریک تھی پُر از نُور
شکم حِلم سے پُر تھا ظاہر ظہور

بنے صبر سے ان کے اعضا تمام
رہا اس لئے صبر سے ان کو کام

وہ موئے مقدّس تھے مُشکِ بہشت
کہ تھی دستِ قدرت سے انکی سرشت

تھیں حضرت کی وہ استخواں نور کی
سراسر ہی جنّت کے کافور کی

وہ دل انکا اخلاص سے تھا بنا
سراپا کہوں کیا میں اس نور کا

عبادت میں حق کے تھے دونوں قدم
نہ طاعت سے غافل رہے ایک دم

کہ میں کیا کہوں کیا ہے میری زباں
صفت جو نبیؐ کی کروں کچھ بیاں

کرے جنکی تعریف پروردگار
تو بندہ وہاں کیوں نہ ہو شرمسار

مری فکر کو واں رسائی کہاں
سراسر ہے معذور عقل و زباں

کیا نُورنامہ کو میں نے تمام
نبیؐ پر میں بھیجوں درود و سلام

روایت صحیح

روایت یہ راوی سے ہے ایک اور
سنو اس کو تم اور کرو خوب غور

وہ جو تھے محمد غزالی امام
کہ مشہور دنیا میں ہے ان کا نام

کتب خانہ جو ان کا تھا بے شمار
کہ تھے معتبر اس میں نسخہ ہزار

جو دیکھا کتب خانہ کو ایک روز
یہ نسخہ نظر آگیا دلفروز

بغور اس کو دیکھا کئے خوب وہ
کہ نسخہ تھا دلچسپ و مرغوب وہ

حقیقت تھی بس اس میں سب نور کی
تو یہ بات بس دل میں منظور کی

کہ بھیجوں میں اب شاہ محمود کو
کہ پہنچے وہ بس اپنے مقصود کو

کسی نے کہا جا کے سلطان سے
ولایت کے شہ اہلِ عرفان سے

یہ دیتا ہوں میں شاہ کو اب خبر
کہ ہے نور ... بہت معتبر

محمد غزالی وہ ہے جن کا نام
کتب خانہ میں انکے ہے لاکلام

یہ سنتے ہی شہ واں سے پھر کوچ کر
محمد غزالی کے بس آئے گھر

بہت خلق حاضر تھی اس دم وہاں
کہ آئے جو محمود شاہِ زماں

لیا نسخہ کو آنکھوں سے پھر لگا
دیا بوسہ اور سر کے اوپر رکھا

محمد غزالی سے درخواست کر
یہ نسخہ لیا شاہ نے باوقر

دیا اس کے شکرانے میں گنج ومال
فقیروں کو بیواؤں کو بے قیل وقال

وہ سلطان محمود تھا غزنوی
کہ جس نے کئے جمع عالم سبھی

ہوا سب کی دعوت کا وہ کاربند
کئے بسکہ قربان شتر گوسفند

ہر اک شخص کو خلعت و زر دیا
زیادہ بقدر اس کے منصب دیا

اسی شب کو سلطان محمود نے
اس اہلِ سخا صاحبِ جود نے

پڑھا نور نامہ کو با صد طرب
زیارت نبیؐ کی ہوئی وقتِ شب

کہا خواب میں شاہ محمود کو
کہ پہنچا تو اب اپنے مقصود کو

تو بے غم ہوا اے شہ غزنوی
خدا نے کیا تجھکو اپنا ولی

تو پڑھ نور نامہ کو جوں خوش ہوا
خدا نے کری تجھکو جنت عطا

ہوئی آنچ دوزخ کی تجھ پر حرام
جواس شہ نے دیکھا اسی طرح خواب
کیا راہ حق میں بہت زرنثار
کنوئیں مدرسے مسجدیں جابجا
رعیّت نوازی پہ باندھی کمر
خدانے دعا اس کی کی مستجاب
اسی طرح یارب تو بہرِ رسولؐ
مجھے رکھیو عزّت سے اندر جہاں
الٰہی مری آل کو شاد رکھ
الٰہی بحقِّ بنی فاطمہ

دیا تجھکو جنّت میں عالی مقام
کیا شکر حق کا بہت بے حساب
کئے بردے آزاد اس نے ہزار
خدا کے دئے راہ میں واں بنا
دیا بے زروں کو بھی زر بیشتر
کہ پہنچا وہ مقصد کو اپنے شتاب
دعا مجھ گنہگار کی کر قبول
مجھے تو دے عقبیٰ میں امن و اماں
سدا گھر کو میرے تو آباد رکھ
شہادت پہ کیجو مرا خاتمہ

اَسنادِ عہد نامہ

نقل ہے کہ اس عہد نامہ کو جو کوئی شخص ساری عمر میں ایکبار تبہ پڑھے گا وہ بہشتی ہوگا۔ اور جو کوئی اس عہد نامہ کو اپنے پاس رکھیگا تین ہزار بیماریوں سے محفوظ رہیگا اور سانپوں بچھوؤں سے امن میں رہیگا۔ جادو اس پر کارگر نہ ہوگا اور اگر پانی میں گھول کر کسی دردمند کو پلائے تو شفا پائے اور جو کوئی اسکو شفیع لائے حاجت اس کی برآوے اور اگر پانی میں گھول کر پیئے تو فہم اور عقل زیادہ ہو اور اگر اس کو پڑھکر ثواب اسکا مُردوں کو بخشئے تو قبر اس کی مشرق سے مغرب تک پُر نور ہو۔ اس عہد نامہ کی حق تعالےٰ نے ایک صورت بنائی ہے کہ جب مُردہ قیامت کو قبر سے اٹھے تو یہ فرشتہ بنکر سامنے آوے اور حُلّہ بہشت کا پہنا وے اور براق پر سوار کر کے لے جاوے، حق تعالےٰ فرماوے کہ اے مومن بتلا تیرے ساتھ عہد نامہ ہے تو خوش ہو اور جنّت میں جا اور بیحساب وکتاب بے عذاب و ثواب جا اور منھ اس شخص کا مانند چودھویں رات کے چاند کا سا چمکے گا یہ سب اسی عہد نامہ کی برکت کا نور ہوگا جو شخص باصدق اس عہد نامہ کو پڑھتا ہوگا وہ عقبیٰ میں بے خوف وخطر مسرور ہوگا۔ اسناد اس عہد نامہ کی ہزاروں ہیں مختصر لکھے گئے۔

عہد نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى
نَفْسِيْ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ اِلَى الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ
مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ لَآ اَتَّكِلُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا
تُوَفِّيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

دعائے نور نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ الْمُصْطَفٰى وَلَطَافَةَ الْمُصْطَفٰى
وَاِعَانَةَ الْمُصْطَفٰى وَاِيْمَانَ الْمُصْطَفٰى وَاِسْلَامَ الْمُصْطَفٰى وَبَهَاءَ
الْمُصْطَفٰى وَلِقَاءَ الْمُصْطَفٰى وَبُرْهَانَ الْمُصْطَفٰى وَحُجَّةَ الْمُصْطَفٰى
وَفَقْرَ الْمُصْطَفٰى وَبَرَكَةَ الْمُصْطَفٰى وَاَجْرَ الْمُصْطَفٰى اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا قُوَّةَ الْمُصْطَفٰى وَنُصْرَةَ
الْمُصْطَفٰى وَتَوَكُّلَ الْمُصْطَفٰى وَشُكْرَ الْمُصْطَفٰى وَصَبْرَ الْمُصْطَفٰى وَشَرَابَ الْمُصْطَفٰى
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَمِيْلَ الْمُصْطَفٰى وَجَمَالَ الْمُصْطَفٰى وَجَنَّةَ الْمُصْطَفٰى وَصَلٰوةَ الْمُصْطَفٰى وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

کلمہ نامہ

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

رکھ اپنے دل میں اے آدم کہ بن کلمہ محمدؐ کا
اور اپنی انگلیوں اوپر ہے گن کلمہ محمدؐ کا

پڑھے ہیں سب پری اور دیو جن کلمہ محمدؐ کا
مسلماں ہو تو مت بھول ایکدن کلمہ محمدﷺ کا

میاں یہ کلمۂ طیّب تو شفیع المذنبیں کا ہے
خدا کے دوست برحق رحمۃ اللعالمیںؐ کا ہے

محمدﷺ مصطفےٰ یعنی کہ ختم المرسلیں کا ہے
بھروسا آسرا تکیہ یہ دنیا اور دیں کا ہے

اسی کلمہ سے کھلتا ہے سدا جنت کا ہر اک در
یہی کلمہ لکھا ہے عرش اور کرسی کے ماتھے پر

اسی کلمہ کو پڑھتے ہیں چمن کے پھول سب کھلکر
یہ سب کلموں سے بہتر ہے یہ سب کلموں سے ہے بہتر

اسکے نور سے خورشید کہلاتا ہے نورانی
اسی کلمہ کے باعث چاند کی روشن ہے پیشانی

اسی کلمہ کے باعث دین و دنیا کی ثنا خوانی
اسی کلمہ کو پڑھتے ہیں فلک ارض و ہوا پانی

اسی کلمہ سے ہیں اے دل زمین و آسماں روشن
مہ و خورشید و تارے عرش و کرسی لامکاں روشن

اسی کلمہ سے جنت کے ہیں باغ اور باغباں روشن
غرض جنت تو کیا اس سے تو ہیں دونوں جہاں روشن

یہ وہ کلمہ ہے جسکا ہے رہا ارمان نبیوں کو
اسی کلمہ کے پڑھنے سے گئے ہیں لوگ عارف ہو

اسے حور و ملک غلماں پڑھے ہیں ہر سحر منہ دھو
وہ بیشک جنتی ہیں ایک باری جو پڑھیں اس کو

اسی کلمہ کی برکت سے ثواب یاں بھی سلامت ہے
اسی سے عاقبت بھی خیر ایماں بھی سلامت ہے

چلیگا جس گھڑی تو چھوڑ کر یہ عالمِ فانی
پڑیگا قبر کے اندر اندھیرے میں ہو زندانی

نکیر اور منکر جب آکے کریں گے تجھ پہ طغیانی
یہی کلمہ کریگا واں تری مشکل کی آسانی

اسی کلمہ نے عزرائیلؑ کی ہیبت کو ٹالا ہے
اسی کلمہ نے تنگیٔ لحد کو کھود ڈالا ہے

پڑیگا قبر کا تجھ پر میاں وہ دن جو کالا ہے
یہی کلمہ ترا واں بھی اندھیری کا اجالا ہے

صفِ محشر میں جب دہشت کا تجھ پر وار اتریگا
یہی کلمہ ترا اس جا رفیق و یار اترے گا

گناہوں کا ترا جتنا ہے بوجھا بھار اترے گا
اسی کلمہ کی دولت سے میاں تو پار اتریگا

میاں جب پلصراط اوپر تو اپنا پیر ڈالے گا
تو وہ تلوار کی ہو دھار تیرا پاؤں کھالے گا

لگیگا جب وہاں گرنے تو یہ کلمہ بچالے گا
یہی بازو پکڑ لیگا یہی تجھکو سنبھالے گا

سوا نیزے کے اوپر جب کہ ہوگا آفتاب آیا
ہر اک گرمی کی تابش سے پھریگا سخت گھبرایا

پڑیگا جب ترے تن پر بھی شعلہ اسکا گرمایا
یہی کلمہ چھتر بنکر کریگا تجھپہ واں سایا،

تُلیں گے جب وہاں سبکے عمل میزاں کے پلّے پر
جو ہلکے ہیں پڑینگے آتشیں گرز انکے کلّے پر

تجھے تو لینگے جسدم اس ترازو کے محلّے پر
یہی کلمہ ترا واں بھی میاں ہووے گا پلے پر

جو پُورے ہیں میاں انکی تو ہوگی گرم بازاری
کمی جنس جسکی اسکی ہوگی واں بڑی خواری

ترا پلہ بھی جب گرنے لگیگا واں سبک ساری
یہی کلمہ بنا دے گا ترے پلّہ کو واں بھاری

پڑے گا تشنگی کا شور اس میداں میں جب آکر
پھر ینگے پانی پانی کرتے مارے پیاس کے اکثر

تری بھی جب لگیگی سوکھے تالو پر زباں یکسر
یہی کلمہ تجھے پانی پلا وے گا میاں بھر بھر

یہی کلمہ تجھے دیدار حق کا بھی دکھاوے گا
محمدؐ کی شفاعت سے بھی تجھکو بخشوائے گا

بہشتی کر کے حلّے نور کے تجھکو پہناوے گا
بڑی عزت بڑی حُرمت سے جنت میں لیجاویگا

یہی کلمہ تجھے واں جام کوثر کا پلاوے گا
یہی کلمہ تجھے گلزار جنّت کا دکھاوے گا

یہی کلمہ ترا منہ چاند سا روشن بناوے گا
یہی کلمہ ترے ہر وقت واں پر کام آوے گا

یہی کلمہ نجات اور مغفرت کا ہے ترے چارا
اسی کلمہ سے ہوگی روح تیری عرش کا تارا

اسی کلمہ سے ہے ہم سب گنہگاروں کا چھٹکارا
اسی کلمہ سے ہوگا دین اور دنیا کا چھٹکارا

میاں اب جو یہ کلمہ ہے تو حق کی خاص رحمت ہے
یہ صدقہ سے رسول اللہ کی ہم پر عنایت ہے

اسی سے یاں نظیر عزت اسی سے واں شفاعت ہے
یہی سب مومنوں کے واسطے افضل عبادت ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُلھن نامہ

ہے اس کو حمد جو قادر توانا
اسی کے پاس ہے ہم سب کو جانا

نبیؐ پیدا کیئے دنیا بنائی
بدی نیکی ہمیں سب کچھ سُنائی

ہمیں بھیجا کہ تم جگ بیچ جاؤ
بدی کو چھوڑ اچھی چیز لاؤ

جو جیسی چیز لے ہم پاس آوے
یہاں سے ویسا ہی بدلہ وہ پاوے

ہو جن کے بھیجے تم اس پاس جانا
حساب اپنا تمھیں سب ہے بتانا

مثل دلھن کے جب خاوند بلاوے
سنو تم اس پہ دلہن کی زبانی
یہ دلہن کیا کہے ہے ہوش کرنا
سفر ہے جیسے سب کو دیس جانا
مسافر تھے عدم میں یاں بھی چلنا
یہ کہتی رہے گی دلہن ساتھیوں سے
بہن جس دن بلاوا پی کا آوے
بوا میکے میں کب تک ہو ٹھکانا
بوا کھانا بہت رنگ رنگ کا کھایا
مٹھائی ہر طرح کی شیر و شربت
بہت کچھ کھائے میوے پھل پھلیری
دوپٹے کرتیاں محرم سنو جی
بہت گوٹا ٹھپا ٹانک بھی پہنا
بہت کچھ پہن زیور خوش کیا جی
پہن بالا و جوشن نونگے بھی
دکھا کر مانگ دل عاشق کا مانگا
ہنسی سے جس کو جا جھلکی دکھائی
پلنگ آراستہ کر سوئی جانی
بہت کی سیر میلوں کی اے بہنا
کبھی جو میں نہائی تیل ڈالا
کری کنگھی اور جب چوٹی گندھائی
کبھی افشاں جو چھڑکی آئینہ لے
عطر فتنہ کا کپڑوں میں لگایا
سخاوت کی بہن جب سے سنا ہے
کتابیں پڑھ بوا دل کو لبھایا

وہ کنبہ چھوڑ کر پی پاس جاوے
گذرتی ہے یونہی بس سب یہ یعنی
اسی سے سیکھ لو تم گوش کرنا
اسی میکے سے سسرے میں ٹھکانا
ہر اک کو اس سرا سے ہے نکلنا
بہن چھوٹے کی الفت تم سبھوں سے
کوئی حیلہ نہ اپنا پیش جاوے
یہ گھر در چھوڑ پی کے پاس جانا
مزوں میں رات دن ہم نے گنوایا
گلاب اور کیوڑہ خرچا بکثرت
کبوتر مرغیاں پالی گلہری
بہت تحفہ پہنکر پھاڑے بی بی
کئے چنچل بھی اپنے طور رہنا
پہن لیں بالیاں اور جگنیاں بھی
پہن کر چوڑی پہنچی اور چھڑے بھی
سواری مفت میں کی مانگ تانگا
ہوا اس مردوے کے جی پر آئی
ہوئی غافل نہ سدھ اپنی بیگانی
نہ چھوٹا ہم سے کوئی پھولوں کا گہنا
عجب مکھڑا بنا کچھ بھولا بھالا
تو رونق اور ہی کچھ منھ پر آئی
لگا کر سرمہ مسی پان کھا کے
دکھانے کو بہت گایا بجایا
بخیلوں کی سنی دوزخ جگہ ہے
عمل بن کچھ نہ پڑھنا کام آیا

کتابیں بن عمل پڑھنا ہے ایسا
کہ بے پھل کا ہو بہنا پیڑ جیسا

نشہ کچھ کھا کے آنکھوں کو کیا مست
بلا کر پاس سکھیوں کو پکڑ دست

چلیں جب باغ کو وہ کبک رفتار
ٹھٹھولی کرتیاں آپس میں ہر بار

وہ غنچہ باغ میں جس دن گیا پھول
ہوئی نوچا کھسوٹی میں وہ مشغول

کسی نے سیب توڑے ناشپاتی
کوئی جا پھل دھتورے کے لے آئی

کوئی توڑے انار اور پھول بھائی
کوئی جا پھل اندرائن کے لے آئی

جو جیسے باغ سے پھل توڑ لائی
اسی کے پاس وہ ہے گی کمائی

جو توڑا جس نے پھل ویسا ہی پایا
کسی کا نام کسی کے ہاتھ آیا

جمع جب ایک جا پر سب ہوئیں وہ
نشہ جاتا رہا ششدر ہوئیں وہ

پھر ان کو اپنی باتیں یاد آئیں
جو میکے میں تھیں بے کھٹکے بتائیں

لگیں کہنے کہ ظاہر ہوگا سب آج
جو میکے میں کیا تھا نیک و بد آج

کوئی جا باغ میں تھک کر کے بیٹھی
کوئی جوبن پہ اپنے جائے اینٹھی

ملامت آپ اک اک کو کرے گی
اور رو، رو کر زمیں کو تر کرے گی

یہ پچھتانا کہو کس کام آوے
جو دن پیچھے گیا آگے نہ آوے

کہیں گی کیوں برے پھل تو نے توڑے
ہیں کڑوے اور کانٹوں کے نگوڑے

جو پھل اچھے لے آئی تھی وہ کھائے
کوئی حسرت کرے پھر کچھ نہ کھائے

کہا دلہن نے کیا تم کو نشہ تھا
نشہ تو اے بوا ہم نے پیا تھا

کوئی بولی نشہ تھا مجھ کو زر کا
کوئی بولی نشہ تھا مجھ کو گھر کا

کوئی بولی جوانی کا نشہ تھا
کوئی بولی، جی دنیا میں پھنسا تھا

کوئی بولی محبت مال کی تھی
کوئی بولی محبت آل کی تھی

دلہن بولی نشہ نے مجھ کو کھویا
تمہیں بھی اس محبت نے ڈبویا

بوا یاں کی محبت پر نہ پھولو
یہ میکا چار دن کا ہے نہ بھولو

بہن میکے پہ تم رکھیو نہ آسا
یہ سب جگ ہیگا پانی کا بتاسا

بوا سو برس کا گرچہ ہوا سن
کفن لے گور میں جانا ہے اک دن

اسے میکا نہ سمجھو یہ دوئی ہے
گذر میکے میں کب کس کی ہوئی ہے

بوا کھایا پیا سوئی دکھیلی
نہ سمجھی پی کے گھر جانا اکیلی

فکر میں نام کے سب عمر کھوئی
تلاش مال میں ساری ڈبوئی

بوا گر نام یہ بہتر جو ہوتا
نبی بہتوں کا حق کیوں نام کھوتا

جو اچھا اے بوا کچھ مال ہوتا
نبی کو ہوتا قاروں کو نہ ہوتا

ہوس سے دل بہن سب کا بھرا ہے
ہوس سارے گناہوں کا سرا ہے

خودی نے ورے کے دم کھویا خدا سے
وہی پہنچا بچا ہے جو ریا سے

نہ سمجھوتی کسی کی ہم نے مانی
ہے بس افسوس پر افسوس جانی

بوا سن پی نے قاصد ایک بھیجا
اور چٹھی دے اسے مجھ پاس بھیجا

مجھے بس اس نے آ سب پڑھ سنایا
سب اس نے بھید چٹھی کا بتایا

بوا بس حال تھا اس میں گھنیرا
کہوں کیا اس بنا کوئی نہ میرا

بوا جس دن میں پی کے پاس جاؤں
عذر کیا کیا کروں کیا کیا بتاؤں

نہ حجت ہیگی اس پہ کوئی قائم
پیام اس کا ہمیں پہنچے ہے دائم

بوا اس روز نہ جانوں کروں گی کیا
نہیں کرنے کا اپنے کو ہے بھروسہ

بنا شرمندگی کچھ بن نہ آوے
وہ چاہے نیک چاہے بد بناوے

بنا جائے نہیں بنتی کوئی گھات
بوا گن میکے اوگن ہیں میرے ساتھ

بھلی میکے سے جو گن لیکے جاوے
بھلی سسرال بستی میں کہاوے

برے گن جولے کے جاوے بواری
خرابی ہر طرح ہے گی اسی کی

بوا اس راہ کی ہے گی کٹھن بات
نہیں اس رہ کے لوگوں سے ملاقات

پیا دے راہ کے نا عورت مرد ہیں
بھلے کو ہیں بھلے اور بد کو بد ہیں

نہ رشوت خوار ہیں جولے کے چھوڑیں
خوشامد نا سنیں کل کل ہیں توڑیں

بوا اس راہ سے کیون کر ہو گذارا
وہاں کوئی نہیں ہے گا ہمارا

اکیلا ہر کوئی اس رہ سے جاوے
کوئی سا سنگھی سنگھاتی واں نہ آوے

اندھیری راہ مشعل ساتھ ہووے
نہ ہوئے تو کھڑا جنگل میں روئے

جو پونجی لے بوا کچھ اپنی ذاتی
وہی ہے گی بہن سنگھی سنگھاتی

گیا اس ملک کو جو کوئی جانی
نہ چٹھی آئے نہ پیغام زبانی

کہاں پھر لوٹنا اس جا سے ہووے
کہاں ملنا پڑا گر کوئی روئے

گذرتی جس پہ وہ جانے بوا ری
نہیں کچھ عقل چلتی ہے ہماری

چلی گھر سے دلہن کہکر یہ احوال
لگے ماں باپ رونے خویش اور آل

سکھی سنگ ساتھ کی روتی سہیلی
گھڑی دیکھیں نہیں چلتی کسی کی

بہن جنگل میں ہوگا اپنا رہنا
نہیں اس وقت کا کچھ بھی ہے کہنا

ادھر ان سب کا بہنا سخت احوال
ادھر کچھ اور ہی اپنا ہوا حال

چھٹا گھر بار سب اپنا بیگانہ
جو کپڑے تن میں ہیں ان ساتھ جانا

عجب ناچاری تھی اور بے بسی تھی
تھے تھوڑی دور تک سنگھی سنگھاتی

مرا یاں مال مل کر سب نے کھایا
نہ چلتے وقت کوئی کام آیا

گئے اپنے کو پچھتائی میں بہنا
بھروں آہیں کروں افسوس بہنا

یہاں تک اے بوا گذرا یہ احوال
سنو تم پہلی اس منزل کا اب حال

چلی روتی ہوئی میں دکھ کی ماری
کوئی سنتا نہیں تھا آہ و زاری

پکاری سب کو تم تھیں پیار کرتیں
بلائیں لے لیکے ہر دم مجھ پہ مرتیں

میں جاتی ہوں اکیلی پاس آؤ
نہ تنہا چھوڑ کر بس مجھکو جاؤ

بہت زاری کری کوئی نہ بولا
بوا کیا کیا گیا دل میں ممولا

بوا جب پہلی جا منزل پہ پہونچی
وہاں نوبت سنو کچھ اور پہونچی

ملا اک تنگ گھر کچا اکیلا
غموں نے بس وہاں پر آن گھیرا

نہ پانی نہ بچھونا ان پہ پاوے
جو توشہ پاس ہو کچھ وہ ہی یادے

وہاں پر سانپ بچھو خاک بستر
حمایت کب کوئی پہونچے وہاں پر

اکیلی میں وہاں پر تلملائی
سیاہی دو نے آ صورت دکھائی

کہا مجھ سے جو آئی ہے تو رہ تو
پیا ہے کون تیرا جلد کہہ تو

میں بولی فاحشہ عورت نہ بھائی
کہ دس بارہ خصم کی ہوں لگائی

پیا ہے ایک میرا جانتی ہوں
دو خصمی کو نہیں پہچانتی ہوں

کہا کوئی پی کا ترے دوست ہیگا
کہا ہاں نام احمد دوست ہیگا

کہا سچ میں نے جب انکے کھلے کان
کہا جا دوسری منزل ہے آسان

دو خصمی ہیں جو ہوتی تھی خرابی
کہا قرآن میں حق ہیں یقیں ہے
ملے تب وہاں بچھونے روشنی بھی
ہوئی خاطر جمع آرام پایا
دلہن کی طرح ہیں سوئی جتن سے
مزہ سیج نے بہن ایسا دکھایا
اسی منزل سے سور اور ببر ڈرتے
اسی رستہ سے شہزادہ کو ڈر ہے
اسی رستہ سے شہ ہیں تھر تھرلتے
اسی منزل سے ڈرتے ہیں تونگر
ہوا جو اس جگہ سے بچ کے جاوے
یہ منزل آزمائش کی جگہ ہے
ہوا اب دوسری منزل ہے آساں
بہن اس راہ میں اک پل ملے ہے
بہن پتلا سنو تلوار سی دھار
ہوا ہے بال سے باریک رستہ
ہوا دونوں طرف ہیں کندھے جلتے
ڈگا جس کا قدم اس میں گرا وہ
گرے گا وہ جو ہووے معصیت میں
جو ہو سچا وہ اس پر برق سا جائے
سنو پل پہ چوکی سات بی بی
بتاوے سیج تو پل کے پار جاوے
سرے پر جو ہے چوکی اس کا سن حال
یہی اسلام کی جڑ ہے ہوا ری
ہوا اب میں تجھکو معنی بتاؤں

بہن بے طور وہ دھنتے شتابی
دو خصمی کو خدا بخشتے نہیں ہے
سنو آرام سے میں سوئی بی بی
وہ منزل کو کرے آساں خدایا
بہن چھوٹی میں جب چھوٹی جتن سے
کٹھن جاگہ میں جو آرام پایا
جتن لاکھوں ہیں اس منزل کو کرتے
اسی رستہ سے دکھیارے کو ڈر ہے
سبھی چھوٹے بڑے ناچار جاتے
اسی رستہ سے ڈرتے ہیں قلندر
ملہاریں شوق سے جاگھر میں گاوے
بہن سچے کو جاگہ ہر جگہ ہے
سنو اس راہ کے اور ہی ہیں ساماں
کہ جس کا نام سن کر دل ہلے ہے
کہ جس کو دیکھ جی اڑ جائے ایکبار
فضل حق بن چلے کیوں کر فرشتہ
غضب کے جوش سے ہیں گے ابلتے
گیا دونوں جہاں سے بس گیا وہ
گنہ جس کے رہے نت خاصیت میں
چلن جھوٹے کا غوطہ دمبدم کھائے
تلاشی بن کوئی جاتا نہیں جی
جو جھوٹا ہو بہت ذلت اٹھاوے
وہ پوچھیں کلمۂ طیب کا احوال
جو بے معنی پڑھے تو ہے گی خواری
حقیقت۔ سارنی کلمہ کی سناؤں

خدا ہے ایک اس بن حق نہیں ہے
جو کلمہ بے عمل کوئی پڑھے گا
جو مانگے جز پیا کے جو کسی سے
تلے پُل کے ہے پیپ اور خون اور آگ
بو اُسن دوسری چوکی کا اب حال
پڑھی مع قاعدوں تو ہو بتاوے
نمازی جو نہیں اس پر غضب ہے
یہ پوچھیں تیسری چوکی کے پیادے
جو روزہ دار ہوں سچ وہ بتاویں
گراویں گر رہے وہ کچھ ہی بکتا
یہ بات اب چوتھی چوکی کی سنو جی
جو دی اس نے زکوٰۃ ہو تو بتاوے
وہ اپنے مال سے اس دن دغے گا
بو اُسن پانچویں چوکی کا اب حال
جو حج اس نے کیا ہووے بتا دے
حشر اس کا یہو دیوں میں ہو کامل
چھٹی چوکی کے پوچھیں یہ پیادے
ادا جو حق کیا ہو تو کہے جی
جو ہوں ماں باپ کافر کیا کرے کام
سنو اب ساتویں یہ ہے گذارا
قرض دے سوپ چلتی آگ پانی
بُوا پُل پر اندھیرا ایسا ہے گا
وہاں بے روشنی چلنے نہ پاوے
کہے جا روشنی دنیا سے لا تو
ہزاروں برس کی بہنا ہے وہ راہ

محمّد رہنما میرا صحیح ہے
پڑے لاکھوں ہی دوزخ میں گرے گا
گراویں پُل تلے اس کو خوشی سے
ہیں بچھو سانپ وہ جاوے کہاں بھاگ
نمازوں کا وہاں پوچھیں ہیں احوال
جو کی بیگار سے پُل نیچے گرا دے
غضب ہے بس غضب ہے بس غضب ہے
رکھا روزہ دیا حیواں سا کھائے
نہیں تو مار پُل نیچے گراویں
مرے یا جئے یا ہووے سسکتا
زکوٰۃ و مال سے پوچھیں بُوا جی
نہیں تو بس تلے دوزخ کے جاوے
وہ دولت سانپ بن گردن پڑے گا
ہیں نورانی جو پوچھیں حج کا احوال
نہیں تو بس تلے دوزخ کے جاوے
جو زر رکھ کر نہ ہووے حج میں شامل
وہ حق ماں باپ کا پوچھیں بتا دے
نہیں تو پُل تلے بس وہ گرے جی
نہ مانے دین میں کوئی بھی احکام
محلّہ کا وہ حق پوچھیں ہیں سارا
نہ دیوے تو دوزخ میں پڑے جانی
نہ سوجھے ہاتھ کو بس ہاتھ کیسا
جو مانگے اور سے یہ وہ سناوے
جگہ وہ روشنی کی ہے سنا تو
نہیں دس پانچ کی رہ ہے وہ واللہ

ہوا جو بے مصیبت پار جاوے　　حساب اپنا پیا کو جا سناوے
پیا کے حکم سے خرچا جو ہے مال　　خوشی تو اس کی وہ دیکھے گا فی الحال
جو بے حکم اس کے ایک پیسہ بٹایا　　ہوا میں کیا کہوں بس غضب آیا
حساب ہووے گا بس جو جو کا لینی　　جو خرچہ جس جگہ ہے جس نے جانی
ہوا اس بات کو جو جھوٹ جانے　　گیا وہ دوجہاں سے سچ ہی مانے
ہوا اس پی نے ہیں دو گھر بنائے　　ہیں اک میں میوے گل بوٹے کھلائے
جو کچھ چاہے وہ فوراً ہاتھ آئے　　نیّت کے ساتھ نا منھ کو ہلاوے
گئی جو انہیں شہزادی سے بہتر　　نہ ہو بوڑھی ہمیشہ رہوے بہتر
ہوا گھر دوسرے کا کیا کہوں حال　　وہاں ہیں سانپ بچھو آگ فی الحال
ہے جوتی آگ کی لوہے کا گہنا　　گرم کر کے وہ پہناتے ہیں پہنا
سپاہی اس جگہ کے بے دردیں　　وہ بیدردی سے ماریں بس گرز ہیں
ہوا پیٹ اور لہو پینے کو پاوے　　اور مارے بھوک کے تھوہر کو کھاوے
جو ہیں نادان غفلت اور کرتی　　نہیں پی کے وہ غصہ سے ہے ڈرتی
وہ تن میں آگ کے کپڑے لپیٹے　　نہ کام آویں بہن بھائی نہ بیٹے
ہو خوش پی جس سے رنگیں محل پاوے　　جو ناخوش ہو بری جا گہہ بٹھاوے
اسے اختیار ہے جو چاہے کر دے　　جسے چاہے اُسے اس جا جگہ دے
نہ اس پر کوئی حاکم جس سے کہنا　　ہمیں ہے اس کے بس کہنے میں رہنا
ہے بے حکمی میں اس کی اپنا مرنا　　وہ بے پرواہ ہے بہنا اس سے ڈرنا
محبت پی سے ہے باجی گذارا　　محبت بن پیا کے ہے خسارا
محبت پی سے ہے دوجگ میں آرام　　محبت پی سے ہے عشاق کا نام
محبت حضرت یوسفؑ زلیخا　　محبت کا ذکر قرآں میں دیکھا
محبت سے ہے لیلےٰ قیس کا نام　　محبت سے ہے رانجھا ہیر کا نام
محبت ہے کتاں کی مہ کو ظاہر　　محبت کہربا کے سے ہے باہر
محبت ہی سے گل بلبل پہ مائل　　محبت سے پتنگ دیپک پہ گھائل
محبت سے چمک لوہا اٹھاوے　　محبت سے چکورا [illegible] دکھاوے

محبت شیریں اور فرہاد کی جی — محبّت سے ہے سب کا نام بی بی
محبّت جس کی جسکو ہو وہ پاوے — محبّت بن نہ کچھ شے ہاتھ آوے
محبّت ہر عمل کی جان ہے گی — محبّت قوّتِ ایمان ہے گی
محبّت سے عمل جو ہو بھلا ہے — محبّت بِن عمل رنج وبلا ہے
محبّت جس کی ہو اس میں حشر ہو — محبّت ہر عمل کی جز اخبر ہو
محبّت پی سے جو بہنا لگاوے — وہی در دو جہاں آرام پاوے
محبّت تو کریم اب پی سے کرلے — محبّت لُٹ رہی ہے دل کو بھرلے
نہ یہ عورت مرد کی ہے کہانی — ہے دُنیا کا حَشر احوال جانی
خدا صدقہ نبیؐ پاک کا اب — مرا کر خاتمہ بالخیر یارب
مجھے رکھ دو جہاں میں سُرخرو تو — بحقِّ احمدِ مرسل کے مجھکو
طفیلِ آلِ نبیؐ اصحابؓ کے بخش — مرے ماں باپ کو اور مجھکو حق بخش
خصوصًا آشنا میرے جو ہیں گے — خدا تو بخش دے اپنے کرم سے

خُدا تو بخش دے امت نبیؐ کو
گناہوں میں پھنسے ہیں اُن سبھی کو

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنتہ کہ نُور نامہ مع عہد نامہ واستاد نامہ ودلہن نامہ

باہتمام

ہر طرح کی طباعت اور ہر قسم کے قرآن مجید، مذہبی، علمی
ادبی اور درسی کتابوں کیلئے
گوھر پریس وبکڈپو مدراس کا نام یاد رکھئے